www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ

ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04☆شمارہ نمبر:04☆تاریخ:22جنوری2018تا28جنوری2018ء بمطابق4جمادی الاول تا10جمادی الاول1439ھ☆صفحات:8

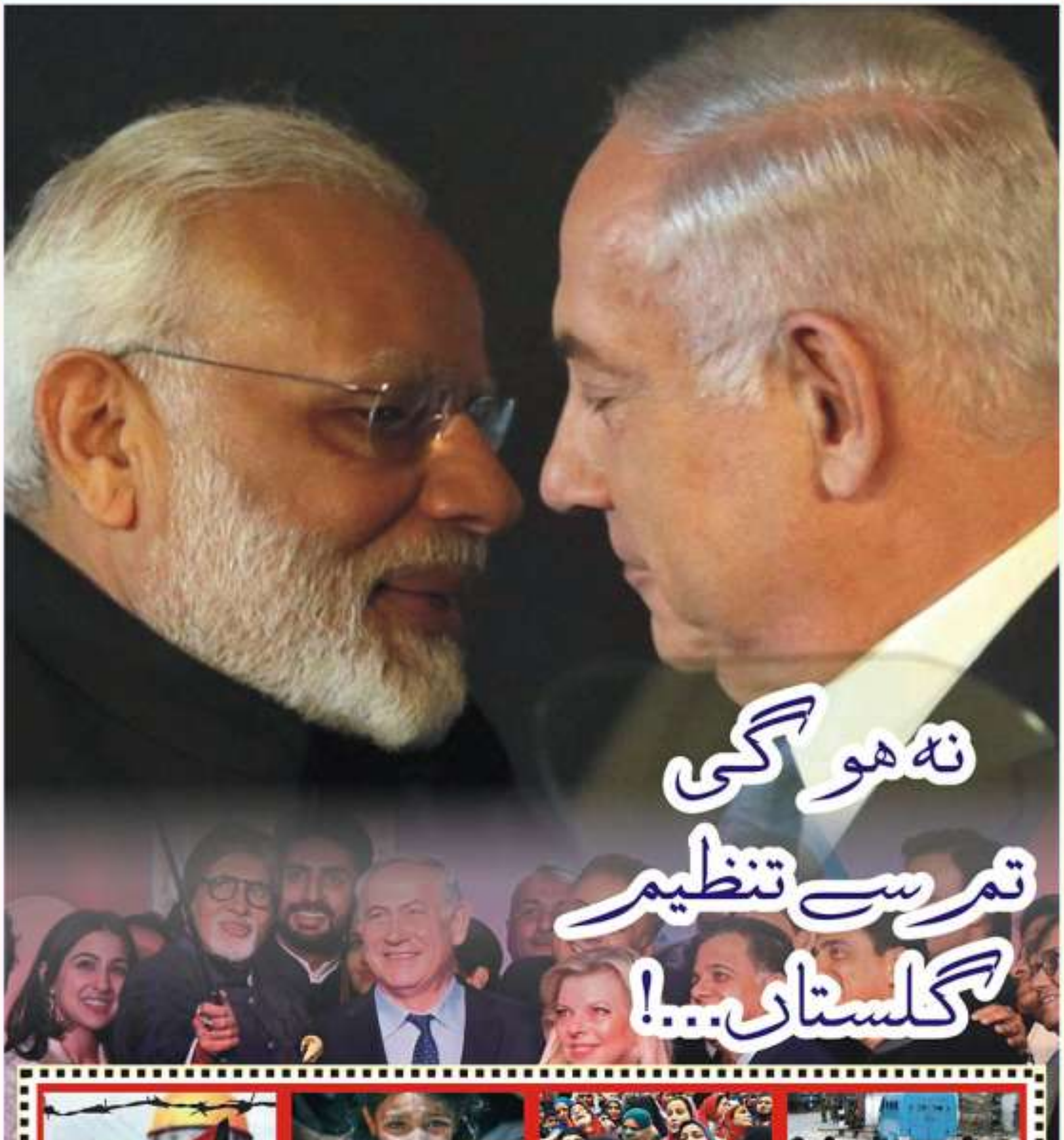

نہ ہو گی تم سے تنظیم گلستاں...!

کسی اور دل جلے نے سوشل میڈیا پر مودی کی طرح پوچھا ہے کہ "کانگریس نے ساٹھ سال میں کیا کیا ہے؟ اور پھر خود ہی جواب دیا ہے کہ اُس عرصے میں لوگ انصاف کے لیے ججوں کے پاس جاتے رہے ہیں لیکن مودی جی نے تو صرف تین برسوں میں یہ کارنامہ کر دکھایا کہ سپریم کورٹ کے جج انصاف کے لیے عوام کی عدالت میں آگئے ہیں!

بقلم: عالم نقوی

نیتن یاہو کے دورہ بھارت پر ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ملک اور دنیا کو قاتل انسان اور انسانیت کے دائمی دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بہر حال، بہر صورت ایک نیا انقلاب درکار ہے وہ بھی باایمان، صالح، خدا ترس اور انسان دوست قوتوں کا لایا ہوا انقلاب جو موجودہ ظالم، خود غرض اور منافق سیاسی طاقتوں کے بس کی بات نہیں۔ عالم انسانیت کے دشمن صیہونی دجالوں کے ظالم اور قاتل دوستوں اور بہی خواہوں نے جیوں رہا ہو؟ مودیوں اور شاہوں نے تاریخ سے کوئی سبق نہیں لیا ہے ان سب کا اور اُن جیسی کی حامیوں اور مددگاروں کا انجام ایک جیسا ہوگا۔

و سیعلموا لذین ظلموا ای منقلب ینقلبون...!

رویش کمار نے لکھا ہے کہ (سپریم کورٹ کے) چار (بہادر اور باضمیر) ججوں کی باتوں کے مطابق سپریم کورٹ (مودی) سرکار کے دباؤ میں ہے، تو ذرا سوچئے کہ میڈیا، الیکشن کمیشن، انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ، انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ، سی بی آئی، پولیس اور نچلی عدالتوں کے ملازم اور دیگر کارسرکار کے کتنے دباؤ میں ہوں گے! آسانی سے سمجھا سکتا ہے (بشرطیکہ) آپ سمجھنا چاہیں۔

کسی نے سوشل میڈیا پر بابا صاحب بھیم راؤ امبیڈکر کا ایک برسوں پرانا بیان نقل کیا ہے کہ "وہ بھی لوگ جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ملک میں جمہوریت خطرے میں ہے، بن لیں کہ ملک میں جمہوریت تھی ہی کب؟ یہاں تو ہمیشہ برہمن گردی رہی ہے"۔

سپریم کورٹ کے جس جج نے امت شاہ کو قتل، اغوا اور دھوکہ دھڑی وغیرہ کے مقدمے سے بری کر دیا تھا انہیں سبکدوش ہوتے ہی بطور انعام گورنری مل گئی اور جس نے انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا اسے موت کی آغوش میں دھکیل دیا گیا۔

ٹویٹر پر سابق وزیر اعظم شری منموہن سنگھ کا یہ بیان بھی گشت کر رہا ہے کہ "(سی بی آئی کے) جج لویا سہراب الدین (فرضی) انکاؤنٹر معاملے کی سنوائی کر رہے تھے جس میں ملزم (بی جے پی کے صدر اور وزیر اعظم مودی کے دست راست) امت شاہ تھے۔ جج کی (نہایت مشتبہ اور مشکوک حالات میں) موت ہوئی اور امت شاہ بری ہو گئے! کوئی ثبوت نہیں ہے مگر ایک جج کی موت پر بھی کوئی سوال نہ ہو اور (اس کی) بیوی اور بیٹے کو ڈرا دیا جائے کہ وہ سب کے سامنے آکر بولنے کی ہمت نہ کر سکیں۔ کیا یہی وہ نیا متحدہ بھارت ہے؟ ..... اب سمجھ میں آیا کہ تڑی پار کو کلین چٹ کیسے ملی اور کیسے مودی جی بے گناہ ثابت ہوئے۔ جو بک گیا وہ بچ گیا، جو نہیں بکا وہ جسٹس لویا کی طرح مارا گیا۔ (البتہ) ان چار ججوں کا ضمیر ابھی زندہ ہے (لیکن) اب (گودی) میڈیا (میں) ان کی کردار کشی ہوگی!"

کسی اور دل جلے نے سوشل میڈیا پر مودی کی طرح پوچھا ہے کہ "کانگریس نے ساٹھ سال میں کیا کیا ہے؟ اور پھر خود ہی جواب دیا ہے کہ اُس عرصے میں لوگ انصاف کے لیے ججوں کے پاس جاتے رہے ہیں لیکن مودی جی نے تو صرف تین برسوں میں یہ کارنامہ کر دکھایا کہ سپریم کورٹ کے جج انصاف کے لیے عوام کی عدالت میں آگئے ہیں!"

رویش کمار نے تو این ڈی ٹی وی انڈیا پر اپنے مشہور شو میں صاف کہہ دیا ہے کہ "اگر یہ کیس کھلا تو امت شاہ کو پھانسی ہونا یقینی ہے"!

اور اب ذرا اشری تیلم دتا سے سپریم کورٹ کے برہمن چیف جسٹس کی کہانی بھی سن لیجیے جن کے خلاف ملک اور سپریم کورٹ دونوں کی تاریخ میں پہلی بار عدالت عظمیٰ ہی کے چار چار سینیئر ججوں نے عوام کے سامنے آکر اپنی شکایتوں کو طشت از بام کر دیا ہے! اشری دتا اپنی فیس بک سائٹ پر لکھتے ہیں کہ "یہ اڑیسہ کے ایک بے زمین برہمن ایڈوکیٹ دیپک مشرا کی کہانی ہے جنہوں نے حکومت اڑیسہ سے ایک بے زمین برہمن کے طور پر تھوڑی سی زرعی زمین دیے جانے کی درخواست کی تھی جسے منظور کرتے ہوئے انہیں بلا تاخیر دو ایکڑ زرعی زمین الاٹ کر دی گئی تھی۔ آج وہی (۲۸ اگست ۲۰۱۷ء سے تا حال) سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ہیں جن کے خلاف انہیں کے ساتھی چار سینیئر ججوں کو عوام کے سامنے آکر عدالتی بے ضابطگیوں سے پیدا شدہ مسائل رکھنے پر مجبور ہونا پڑا ہے!

اُن کے دادا پنڈت جی بی مشرا (پیدائش ۱۸۸۹ء وفات ۱۹۵۹ء) نے ۱۹۱۴ء میں کلکتہ یونیورسٹی سے اُس وقت ایم اے کیا تھا جب دلت، بہوجن، آدیواسی بچوں کے لیے پرائمری اسکولوں تک کے دروازے نہیں کھلے تھے۔ ۱۸۶۶ء میں بھیانک قحط پڑا تھا جس میں اڑیسہ کی ایک تہائی آبادی موت کا شکار ہو گئی تھی۔ لیکن پنڈت جی بی مشرا کی فیملی پوری طرح محفوظ رہی تھی! اشری تیلم دتا نے اپنے طویل مضمون کے اختتام پر جی بی مشرا کی تین نسلوں کی برہمن گردی کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ " دیپک مشرا ذات پات کے بے جا تفوق کی حکمرانی والے نظام کے حتمی نتائج کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں جس سے آج ملک جوجھ رہا ہے۔ انہوں نے اپنے دادا کے نام پر قائم اسکول سے اپنی زندگی اس وقت شروع کی تھی جب دلت وہی پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیے جاتے تھے جو ان کے باپ دادا کرتے چلے آرہے تھے اور آدیواسی بچوں کو جنگلی سے محفوظ رکھنا ایک زندہ مسئلہ تھا۔ یہی وہ ہندوستان ہے جسے ہمیں تمام مستضعفین فی الہند کے لیے عزت کے ساتھ جینے اور رہنے کے لائق بنانا ہے! کیا ہم اس کے لیے تیار ہیں؟ فَھَل مِن مُدَّکر؟

ہندوستان اسرائیل سے سفارتی تعلقات ختم کرے: مولانا سید کلب جواد

نئی دہلی/ اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کے متوقع ہندوستان دورے پر مجلس علماء ہند کے جنرل سکریٹری و امام جمعہ مولانا سید کلب جواد نقوی نے سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اسرائیل کیساتھ دوستی ختم کی جائے۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا کہ ہمارے ملک کو معلوم ہونا چاہئے کہ اگر کوئی بدترین دوست ہو سکتا ہے تو وہ اسرائیل ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہندوستان میں دہشت گردانہ واقعات کا سلسلہ تب سے شروع ہوا ہے جب سے یہاں اسرائیلی سفارتخانہ کھلا ہے۔ اگر ہندوستان دہشت گردی سے نپٹنا چاہتا ہے تو پہلے اسرائیل سے سفارتی تعلقات کو ختم کرنا ضروری ہے کیونکہ عالمی دہشت گردی کا بانی اسرائیل ہے۔ مولانا نے کہا کہ اسرائیل کسی کا دوست نہیں ہو سکتا کیونکہ اسکا منصوبہ پوری دنیا پر حکمرانی کا ہے۔ اس وقت دنیا میں جہاں بھی دہشت گردی ہو رہی ہے اسکے پیچھے اسرائیل اور اسکے زر خرید غلام اور تربیت دی گئی تنظیمیں ہیں۔ مولانا نے اپنے بیان میں حکومت ہندوستان سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ اسرائیل سے دوستی ختم کی جائے کیونکہ ہمارا ملک ہمیشہ فلسطینی مظلوموں کا حامی رہا ہے اور غاصب اسرائیل نے فلسطینیوں پر ظلم و بربریت کی انتہا کر رکھی ہے۔ نماز جمعہ کے خطبہ سے قبل مولانا رضا حیدر نے بھی اپنی تقریر میں نیتن یاہو کے دورہ اسرائیل کی مذمت کی اور حکومت ہند سے مطالبہ کیا کہ اسرائیل سے سفارتی تعلقات ختم کئے جائیں کیونکہ اسرائیل ایک دہشت گرد اور غاصب ملک ہے۔

130 رکنی وفد کے ہمراہ نیتن یاہو بھارتی دورہ پر، 9 معاہدوں پر دستخط

نئی دہلی/ بھارت اور اسرائیل کے درمیان 9 معاہدوں پر دستخط۔ بھارت اور اسرائیل کے وزرائے اعظم نے سائبر سیکورٹی، سائنس و ٹیکنالوجی، ایئر ٹرانسپورٹ، فلم پروڈکشن، تیل اور گیس سمیت 9 اہم معاہدوں پر دستخط کر دیے ہیں۔ بھارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت اور اسرائیل کے وزرائے اعظم نے سائبر سیکورٹی، سائنس و ٹیکنالوجی، ایئر ٹرانسپورٹ، فلم پروڈکشن، تیل اور گیس سمیت 9 معاہدوں پر دستخط کئے ہیں۔ دو روز قبل صیہونی وزیر اعظم نیتن یاہو اعلیٰ حکام کے 130 رکنی وفد کے ہمراہ 6 روزہ دورے پر بھارت پہنچے ہیں۔ نیتن یاہو کے دورہ بھارت کو تاریخی قرار دیا جا رہا ہے جس میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور دفاع کے ساتھ ساتھ سفارتی تعلقات کے فروغ پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔

ولیم شکسپئر کے ڈرامے کا ایک کردار اور ڈونلڈ ٹرمپ

فدا حسین بالهامی

ولیم شکسپیر کا شمار انگریزی ادب کے عظیم شعرا اور ڈرامہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ وہ اپنی بلند پایہ شاعری سے انگلستان کے قومی شاعر بن گئے اور انہوں نے ڈرامہ نویس کی حیثیت سے بھی شہرت کے آسمان کو چھو لیا۔ "جولیس سیزر" (Julius Caesar) ان کا لکھا ہوا ایک مشہور ڈراما ہے۔ اس ڈرامے میں جولیس سیزر (Julius Caesar) کے نام سے ایک اہم کردار ہے جسے روم کے ایک فوجی جنرل کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے۔ اس ڈرامے میں کیسیس (Cassius)، مارک انتونی (Mark Antony) اور بروٹس (Brutus) ثانوی کردار بطور اشراف روم نمودار ہوتے ہیں۔

قصہ کچھ یوں ہے کہ جولیس سیزر (Julius Caesar) جب ایک جنگ میں فتحمندی کے ساتھ اپنے ملک روم واپس لوٹتا ہے تو مذکورہ اشراف روم یعنی کیسیس (Cassius)، انتونی (Mark Antony) اور بروٹس کو جولیس کے تئیں یہ اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے کہیں وہ یعنی جولیس سیزر (Julius Caesar) اپنی اس فتح کے عوض ملنے والی شہرت و مقبولیت کا غلط استعمال نہ کرے اور روم کا مطلق العنان حاکم بن کر روم میں مساوات اور عدل اجتماعی کو پھلنے پھولنے کا موقع نہ دے۔ اس شہرت و مقبولیت کی وجہ سے سیزر (Julius Caesar) کے رویہ میں بھی واقعتاً تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔ اور اشراف روم علی الخصوص بروٹس اور کیسیس جولیس سیزر (Julius Caesar) کے رویے سے یہ بھانپ جاتے ہیں کہ یہ شخص روم کا مطلق العنان حاکم بننے جا رہا ہے۔ بہر صورت کیسیس اور بروٹس اسی اندیشے کے پیش نظر سیزر (Julius Caesar) کو قتل کرنے کا منصوبہ بناتے ہیں۔ سیزر کے قتل کا منصوبہ بنانے والے دونوں اشراف اس کے گہرے دوست بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اسے (سیزر Julius Caesar) کو قتل کرنے کا سبب ان دونوں کے لئے یکساں نہیں تھا۔ جہاں ایک طرف کیسیس ذاتی عناد کی وجہ جولیس کو موت کی گھاٹ اتار دینا چاہتا ہے وہیں بروٹس کو یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ سیزر (Julius Caesar) روم کا بادشاہ بننے جا رہا ہے اور اس کی بادشاہت رومی عوام کے مابین برابری اور مساوات کے خاتمے کا سبب بنے گی۔ اور وہ پورے ملک کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لے گی۔

کیسیس، بروٹس اور چند دیگر اشراف اسی میٹنگ ہال میں ہی سیزر کو قتل کرنے کا منصوبہ بناتے ہیں جس میں اس کی شرکت متوقع تھی۔ چنانچہ سیزر (Julius Caesar) اپنی بیوی کے منع کرنے کے باوجود اشراف روم کے ساتھ سینٹ کی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے۔ اور موقع پاتے ہی قتل کی سازش رچانے والوں میں سے ایک شخص جولیس سیزر (Julius Caesar) پر خنجر کے ذریعے قاتلانہ حملہ کرتا ہے۔ وہ اس کے وار کو اپنے ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی اثناء میں جولیس کا قریبی دوست بروٹس بھی جولیس سیزر پر قاتلانہ وار کرتا ہے۔ چنانچہ بروٹس، سیزر کا سب سے مخلص دوست اور معتمد خاص تھا۔ جس کی پکی دوستی، خلوص محبت اور فہم و فراست پر سیزر کو صد در صد کا اعتماد تھا۔ لہٰذا جب سیزر نے یہ دیکھا کہ اس کا معتمد خاص اور مخلص دوست بھی اس کے قتل کرنے پر تلا ہوا ہے تو اسے حیرت آمیز صدمہ ہوتا ہے۔ وہ بروٹس سے مخاطب ہو کر بے ساختہ کہتا ہے "Oh Brutus you too" یعنی بروٹس، تم بھی میرے قاتلوں میں شامل ہو؟ اور پھر سیزر اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ جب بروٹس جیسا مخلص ترین دوست بھی تیری مخالفت میں تیرا دشمن جاں ہو جائے تو اے سیزر! یقیناً تجھے اپنے کرتوت کی وجہ سے ہی یہ دن دیکھنے کو مل رہا ہے۔ لہٰذا ایسے بروٹس جیسا بے لوث دوست مارے اسے مرجانا ہی بہتر ہے۔

اس ڈرامے کی کہانی کا اطلاق اگر ہم موجودہ عالمی حالات پر کریں اور جولیس سیزر کے کردار کی روشنی میں ڈونلڈ ٹرمپ کی عجیب و غریب شخصیت کو دیکھیں تو یہی نتیجہ سامنے آجائے گا کہ ٹرمپ نہ صرف امریکہ بلکہ پوری دنیا کو اپنی تاناشاہی اور من مانی کے آگے سرتسلیم خم دیکھنا چاہتا ہے۔ لیکن دشمن تو دشمن اس کے اپنے خاص الخاص اور سیاسی دوست بھی اس کی حماقتوں کے سبب آج اس کے حریف نظر آ رہے ہیں۔ بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت بنانے کے متعلق ٹرمپ کا جو حالیہ بیان سامنے آ گیا نیز جس کے ردعمل میں جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ وہ ہو بہو شکسپیر کے ڈرامے "جولیس سیزر" (Julius Caesar) کے اس منظر کی عکاسی کر رہا ہے جس میں "سیزر" (Julius Caesar) تن تنہا دکھائی دے رہا تھا کیونکہ اس کے قریب ترین اور مخلص ترین دوست بھی اس کی مخالفت پر اتر آئے تھے۔ یوں ہی اس وقت ڈونلڈ ٹرمپ بھی پوری دنیا میں تن تنہا اور الگ تھلگ لگ رہا ہے۔ جن ممالک کی دوستی کا دم بھرتا تھا انہوں نے بھی اسے جنرل اسمبلی میں رسوائی کے ہاتھوں مار ڈالا۔ یورپی یونین کے بیشتر ممالک، سلامتی کونسل کے مستقل ارکان یعنی روس، چین، برطانیہ اور فرانس کے علاوہ عرب لیگ کے قریب قریب بھی ممالک نے ٹرمپ مخالف قرارداد کی تائید میں ووٹ دیا۔ گویا مشرق و مغرب ٹرمپ کی مخالفت پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں متفق نظر آیا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ تمام عرب ممالک بشمول مصر کی موجودہ امریکہ نواز حکومت اس قرارداد کو کامیاب بنانے میں پیش پیش نظر آئے۔ ایسے میں اگر ٹرمپ کے کاسہ سر میں جولیس سیزر (Julius Caesar) کی طرح دیکھنے والی آنکھ اور اس کے باطن میں ضمیر نام کی کوئی چیز ہوتی نیز دوسری جانب بروٹس (Brutus) جیسا کوئی مخلص دوست بھی ہوتا تو ڈونلڈ ٹرمپ بھی ضرور وہی کہتا جو مرتے وقت جولیس سیزر (Julius Caesar) نے کہا تھا۔ کہ اے میرے فلاں جگری دوست تو بھی اور میری مخالفت میں! لیکن یہاں تو معاملہ بالکل برعکس ہے مسٹر ٹرمپ کو اپنی غلط پالیسی کا اعتراف تو دور کی بات احساس تک نہیں ہے۔ اس نے پوری دنیا کی رائے کو غلط قرار دے کر اپنی ہی رائے کو اقوام عالم پر تھوپنے کی جی توڑ کوشش کی۔ اور اس سلسلے میں عالمی سیاست کے ضابطہ اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر اپنے نہایت ہی کارگر ہتھکنڈے کو استعمال کیا جس کا استعمال امریکہ وقتاً فوقتاً کرتا آیا ہے۔ اور وہ ہے معاشی امداد روکنے کا ہتھکنڈہ۔ امریکہ کے خود غرض حلیف ممالک "بروٹس" کی خلوص نیت کہاں سے لائیں اور ٹرمپ کو بھی کیسے "جولیس سیزر" جیسی اخلاقی جرات نصیب ہو کہ وہ پوری دنیا کے ساتھ ساتھ اپنے قریبی دوستوں کو اپنی مخالفت میں دیکھ اپنے ہی گریباں میں جھانکے اور اپنے رویہ کا ہی جائزہ لے کر اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔

دراصل جب سے مسٹر ٹرمپ راہوار اقتدار پر سوار ہوئے۔ اس نے گویا ہوش و حواس ہی کھو دیے۔ وہ اس رہوار اقتدار پر بے اختیار بیٹھے ہیں۔ اس کو کہاں جانا ہے نہیں معلوم۔ اس کو کیا کہنا ہے نہیں پتہ۔ کیا فیصلہ لینا ہے اس کی بلا جانے۔ وہ اپنے منہ سے غیر منطقی بات کے سوا کچھ اگلتا ہی نہیں۔ اور جو بھی اہم قدم اس نے اٹھایا وہ ناانصافی پر مبنی تھا۔ اس کا ہر انوکھا فیصلہ انصاف کش ثابت ہوا۔ پوری عالمی برادری اس کی عجیب و غریب حرکتوں سے نالاں ہے۔ بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کے بیان کا ردعمل جس انداز سے سامنے آیا ہے۔ اس نے یہ ثابت کر دیا کہ مسٹر ٹرمپ نے نہ صرف اندرون امریکہ اپنی تاناشاہی کا سکہ جمانا چاہتا ہے بلکہ پوری دنیا کو اپنی من مانی کے کوڑے سے ہانکنا چاہتا ہے۔ اگر صدر امریکہ کو جمہوری نظام اور عالمی برادری کے مشترک اور متفق فیصلوں کا پاس و لحاظ ہوتا تو وہ کسی فلمی ویلن کی طرح ان ممالک کا راشن پانی بند کرنے کی دھمکی نہ دیتا جنہوں نے اس کے حالیہ اعلان کے خلاف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ووٹ دیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک سو اٹھائیس ممالک نے امریکی صدر کے اعلامیہ کو سختی سے مسترد کر دیا۔ صرف نو رکن ممالک نے ٹرمپ کے حق اپنے رائے ظاہر کی جن میں اسرائیل اور امریکہ بھی شامل ہیں۔ یعنی پوری عالمی برادری میں سے محض سات ممالک نے ٹرمپ کی اس حماقت کو تسلیم کیا۔ پینتیس ممالک نے اس اجلاس میں شمولیت نہیں کی۔ ہو نہ ہو ان ٹرمپ کے حامی ان سات ممالک اور اجلاس میں شامل نہ ہونے والے پینتیس ممالک پر امریکہ کی دھمکی، دھونس اور دباؤ کا اثر رہا ہو۔ اس کے باوجود امریکہ نے تمام تر عالمی سیاست کے ضابطہ اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر اسرائیل نوازی کی انتہا کر دی۔

بہر کیف ٹرمپ انتظامیہ اور اسرائیل کی تمام تر کوششیں اس حوالے سے کارگر ثابت نہ ہو سکیں۔ اس لحاظ سے اس قرارداد کو غیر معمولی حیثیت حاصل ہو گی۔ کیونکہ امریکہ نے اجلاس سے قبل ہی اپنی انتظامی مشینری کو فعال کر دیا تھا کہ وہ اس اجلاس کو روکنے کے لئے اپنے تمام تر ہتھکنڈے بروئے کار لائے۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کی جانب سے نمائندگی کرنے والے مندوب نکی ہیلی نے اپنے تاناشاہ ٹرمپ کے فرمان کے عین مطابق جنرل اسمبلی کے بیشتر ارکان کو دھمکی آمیز خطوط بھیجے۔ کہ اس قرارداد کی حمایت نہ کریں۔ لیکن تمام تر دھمکیوں کے باوجود بیشتر ارکان جنرل اسمبلی نے اس قرارداد کو بھاری اکثریت سے پاس کیا۔

یقیناً اقوام عالم کا امریکہ کے خلاف یک زبان ہو کر کسی مسئلے پر رائے ظاہر کرنا بذات خود ایک بڑا اور تاریخ ساز قدم ہے۔ حالانکہ بعض تجزیہ کار اس قرارداد کے مثبت نتائج کے حوالے سے کافی ناامید ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کو ان قراردادوں سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔ کیونکہ انہوں نے ان قراردادوں کو کبھی بھی خاطر میں ہی نہیں لایا ہے۔ جو اب تک اقوام متحدہ میں اسرائیل کے خلاف پیش ہوتی آئی ہیں۔ گزشتہ سال اسی دسمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں قرارداد نمبر ۲۳۳۴ اسرائیل کے خلاف پاس ہوئی جس کے مطابق میں اسرائیل نے ۱۹۶۷ء کے بعد فلسطین کی سرزمین بشمول مشرقی یروشلم میں جتنی بھی یہودی بستیاں بسائی ہیں وہ سب غیر آئینی ہیں۔ مگر اسرائیل ان قراردادوں کی دھجیاں بکھیرتا آیا ہے۔ اور اقوام متحدہ اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے سے قاصر ہے یہی سبب ہے اسرائیل نے اس مرتبہ بھی اقوام متحدہ کے متعلق کافی سخت و سست الفاظ استعمال کر کے کہا کہ یہ جھوٹ کا گڑھ ہے۔ اسرائیلی سفیر ڈینی ڈینن نے "اقوام متحدہ کے رکن ممالک کو کٹھ پتلیوں سے تعبیر کیا کہ جن کی باگ ڈور فلسطینی کے حامی ممالک کے ہاتھوں میں ہے۔" اس نے مزید کہا کہ "یہ ممالک کور چشم ہیں جو صداقت کو درک کرنے اور حقائق کو دیکھنے کے لئے بصارت و بصیرت سے عاری ہیں۔" ان حقائق کو مدنظر رکھ کر یہ سوال یقیناً جواب طلب ہے کہ جب عملی اختیار سے مذکورہ قرارداد کا کوئی اثر مخالف فریق پر نہیں پڑنے والا ہے تو ایسے میں اس کی اعتباریت اور ساکھ کیونکر برقرار رہ سکتی ہے؟ دراصل موجودہ دنیا میں ہر شخص ہر عمل کے نتیجہ خیز (result oriented) ہونے پر زور دیتا ہے اور نتیجہ بھی ٹھوس اور ثابت (solid and concrete) ہو۔ لیکن کچھ نتائج نہایت ہی لطیف اور باریک ہوتے ہیں کہ جنہیں درک کرنے کے لئے ذرا دقت نظری سے کام لینا پڑتا ہے۔ ٹرمپ کے فیصلے کے خلاف اقوام متحدہ کی منظور کردہ قرارداد کا معاملہ بھی اسے کچھ مختلف نہیں ہے۔ بظاہر اگر ٹھوس نتائج اس قرارداد سے برآمد بھی نہ ہوں اس کے باوجود یہ قرارداد تاریخ رقم کر چکی ہے۔ اس قرارداد نے جمہوری لباس میں ملبوس ایک عالمی تاناشاہ کو عریاں کر کے رکھ دیا۔ اور تو اور عالمی برادری کے اس فیصلے کو دیکھ کر ٹرمپ انتظامیہ یقیناً بوکھلاہٹ کی شکار ہوئی۔ تبھی تو مسٹر ٹرمپ تمام تر سفارتی قاعدے اور اصول بالائے طاق رکھ کر اقوام عالم سے تحکمانہ لہجے میں مخاطب ہوا۔ مثال کے طور پر اس نے اپنے ٹویٹ میں یہاں تک کہہ دیا کہ "ہم ہمارے خلاف ووٹ دینے والے ممالک کو اچھی طرح دیکھیں گے" "انہیں ووٹ دینے دو۔ اس میں فائدہ ہمارا ہی ہوگا۔ ہمارے اربوں ڈالر بچیں گے" اس شاہی فرمان کے پیش نظر امریکی راج پاٹ کے کارندے بھی شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادار دکھائی دے رہے ہیں۔ چنانچہ اقوام متحدہ میں امریکی مندوب نکی ہیلی نے ٹرمپ کی ٹویٹ کے فوراً بعد کہا "میں نے ٹرمپ انتظامیہ کے لیے ووٹ دینے والے ممالک کی فہرست تیار کر لی ہے"۔ امریکا کی تمام دھمکیوں کے باوجود چند ایک ممالک نے امریکی امداد بند ہونے کا خطرہ مول لے ووٹ دیا۔ جو ایک قابل ستائش امر ہے۔ کیونکہ فی الوقت بعض غریب ممالک کی ملکی معیشت کے لئے امریکی امداد نہایت ہی اہم ہے۔

اختتامیہ پر ایک بار پھر ڈونلڈ ٹرمپ کو شکسپیر کے روبرو کیا جائے تو کہا جائے گا۔ شکسپیر جیسے یورپی مفکر نے مثالی حاکم کے متعلق جو تصور سولہویں صدی میں پیش کیا تھا۔ اکیسویں صدی میں بھی یورپ علی الخصوص امریکا اس تصور کی عملی تصویر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور ڈونلڈ ٹرمپ کی صورت میں جو حاکم امریکا کو نصیب ہوا ہے وہ شکسپیر کے تصور حاکمیت کے بالکل برعکس ہے۔ ایسی صورت میں جہاں بانی کے اعتبار سے امریکا ترقی کی طرف گامزن ہے یا تنزلی و ابتری کا شکار ہے؟ یہ سوال قارئین کرام پر چھوڑ دیتے ہیں۔

email: fidahussain007@gmail.com

کٹھوعہ میں کمسن بچی کی عصمت ریزی اور قتل

کیا معصوم 8سالہ آصفہ کے اصل مجرم کو بچایا جارہا ہے؟

جموں/ولایت ٹائمز ڈیسک

/جموں کشمیر کے ضلع کٹھوعہ میں ایک کمسن لڑکی کو اغوا کرنے کے بعد عصمت دری کا شکار بنا کر قتل کر دیا گیا ہے اور اس پھول سی بچی کی تار تار لاش کو ایک نزدیکی جنگل میں پھینک دیا گیا ہے۔ اس واقعہ کے خلاف اسمبلی میں زبردست ہنگامہ ہونے کے بعد سرکار نے ''تحقیقات'' کیلئے اسپیشل انویسٹی گیشن ٹیم (ایس آئی ٹی) کی تشکیل کا اعلان کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق آصفہ نامی 8 سالہ بچی کو ایک ہفتہ قبل اغوا کیا گیا تھا اور آخر اسکی لاش ہیرانگر کے رسانہ گاؤں کے جنگل میں جھاڑیوں سے برآمد کی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ بچی کی لاش پر کئی زخم پائے گئے ہیں اور ابتدائی طور اسکے ساتھ وحشیانہ حد تک بدتمیزی کئے جانے کے نشان پائے گئے ہیں۔ مقتول کے لواحقین اور رشتہ داروں نے احتجاجی مظاہرے کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ واقعے کی آزادانہ تحقیقات اور قصورواروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ معصوم مقتول بچی کے لواحقین اور رشتہ داروں نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ انہوں نے سرِ راہ مقتول کی نعش رکھ کر صدائے احتجاج بلند کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ واقعے کی آزادانہ تحقیقات و قصورواروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ ادھر کٹھوعہ میں معصوم بچی کو اغوا کرکے بہیمانہ قتل کرنے کے واقعے پر زبردست غم و غصہ پایا جارہا ہے۔ سرکار کی جانب سے پارلیمانی امور کے وزیر عبدالرحمن ویری نے ممبران کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ واک آوٹ کر گئے تاہم سرکار نے واقعہ کی تحقیقات کرائے جانے کی یقین دہانی کرائی۔ اس واقعہ کو لیکر آج ایوان اسمبلی میں زبردست احتجاج ہوا اور اپوزیشن ممبران نے زبردست نعرہ بازی کے بعد واک آوٹ کیا۔ ان ممبران کا الزام تھا کہ سرکار اس حد تک غافل ہو چکی ہے کہ معصوم بچیوں کی عزت اور جان محفوظ نہیں ہے۔ احتجاجی ممبران اسمبلی نے ایک سرکاری اسکیم کا مذاق اڑاتے ہوئے ''بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ'' کے نعرے لگائے اور سوال کیا کہ کیا سرکار بیٹیوں کو یہی تحفظ دے رہی ہے کہ انہیں اغوا اور پھر قتل کرکے سرِ راہ پھینک دیا جائے۔ سرکار کی جانب سے پارلیمانی امور کے وزیر عبدالرحمن ویری نے ممبران کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ واک آوٹ کر گئے تاہم سرکار نے واقعہ کی تحقیقات کرائے جانے کی یقین دہانی کرائی۔ اغوا اور مبینہ عصمت دری کے بعد قتل کی اس دل دہلانے والی واردات کے سلسلے میں ریاستی پولیس کا کہنا ہے کہ کیس درج کرکے تحقیقات شروع کر دی گئی۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس جموں زون ایس ڈی جموال نے کہا ہے کہ واقعہ کی نسبت کیس درج کرکے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچی کا ضلع اسپتال کٹھوعہ میں پوسٹ مارٹم کرایا گیا تاکہ حقائق کا پتہ لگایا جاسکے۔ معلوم ہوا ہے کہ معصوم مقتولہ کے چہرے پر سنگین زخموں کے واضح نشان ہے۔ صوبائی پولیس سربراہ جموں کا کہنا ہے کہ اس ضمن میں ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم تشکیل دی گئی ہے۔

کٹھوعہ ضلع میں ایک معصوم بچی کے اغوا، عصمت ریزی اور قتل کے دل دہلا دینے والے واقعہ کو لیکر مسلسل تیسرے دن بھی اسمبلی میں ہنگامہ ہوا اور اپوزیشن نے پولیس پر ''اصل مجرموں'' کو بچانے کیلئے ایک نابالغ لڑکے کی آڑ لیکر معاملے کو دبانے کی کوشش کا الزام لگایا۔ اپوزیشن کے زبردست ہنگامہ کے بعد سرکار نے متعلقہ ایس ایچ او کو معطل کرکے اس معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے جانے کی یقین دہانی دہرائی ہے۔ ایوان کی کارروائی شروع ہوتے ہی مختلف اپوزیشن ممبروں نے اپنی نشستوں سے اٹھ کر کٹھوعہ میں پیش آمدہ واقعہ پر احتجاج کرنا شروع کیا اور الزام لگایا کہ پولیس ''اصل مجرموں'' کو بچانے کے فراق میں ہے۔ کانگریس کے عثمان مجید نے کہا ''اسے (کمسن آصفہ) کو ایک گاؤ خانے میں بند رکھا گیا تھا جہاں اس کی عصمت ریزی کی گئی''۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے قتل اور عصمت ریزی کے اس افسوسناک واقعہ میں ایک 15 سالہ لڑکے کو گرفتار کیا ہے لیکن ایک کم عمر لڑکا یہ جرم اکیلے انجام نہیں دے سکتا ہے۔ انہوں نے سوال کرتے ہوئے کہا ''وہ لڑکی کو کیسے سات دنوں تک غیر قانونی تحویل میں رکھ سکتا تھا؟''۔ عثمان مجید کا کہنا تھا ''پولیس اصل مجرموں کو بچانے کی کوششیں کر رہی ہے، وہ معاملے کو دفن کرنا چاہتی ہے''۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے قتل اور عصمت ریزی کے اس افسوسناک واقعہ میں ایک 15 سالہ لڑکے کو گرفتار کیا ہے لیکن ایک کم عمر لڑکا یہ جرم اکیلے انجام نہیں دے سکتا ہے۔ ضلع کٹھوعہ کے تحصیل ہیرانگر میں گذشتہ ہفتے ایک آٹھ سالہ کمسن بچی کو اغوا کیا گیا اور اس کی لاش بدھ کے روز ہیرانگر میں جھاڑیوں سے برآمد کی گئی۔ آصفہ نامی اس لڑکی کی لاش کی انتہائی بری حالت تھی اور قتل سے قبل اسکے ساتھ دست درازی کیا جانا ثابت ہو چکا ہے۔ اس واقعہ کے خلاف جہاں مذکورہ کے لواحقین نے احتجاج کیا ہے وہیں ریاستی اسمبلی کے جاری بجٹ اجلاس میں لگاتار تین دنوں سے اس پر ہنگامہ آرائی جاری ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ پولیس نے مجرم کو دبوچ لیا ہے جنہوں نے اقبال جرم بھی کیا ہے تاہم مجرم کو نابالغ بتایا جارہا ہے۔ عثمان مجید کی حمایت میں کئی ممبران کھڑا ہوئے اور حکومت مخالف نعرے بازی کرنے لگے۔ کٹھوعہ کے ممبر اسمبلی راجیو جسروٹیہ نے تاہم الزام لگایا کہ اس واقعہ کو فرقہ وارانہ رنگ دئے جانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا ''ہم اس واقعہ کی مذمت کرتے ہیں لیکن آپ اس واقعہ کو کیونکر فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں''۔ بی جے پی ایم ایل اے کے ان ریمارکس سے اپوزیشن کے بھی اراکین اشتعال میں آگئے اور ''قاتل کو پھانسی دو، ننھی بچی کو انصاف دو، کرمنل سرکار ہائے ہائے'' کے نعرے بلند کرنے لگے۔ زبردست ہنگامہ آرائی کے بیچ قانون و پارلیمانی امور کے وزیر عبدالرحمان ویری نے حکومت کی طرف سے ایوان کو بتایا ''ہم نے پہلے ہی واقعہ کی مجسٹریل انکوائری کے احکامات صادر کئے ہیں۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ اس پر سیاست نہیں ہونی چاہیے''۔ نیشنل کانفرنس ممبر اسمبلی علی ساگر نے کہا کہ اگر حکومت نے ایس ایچ او کو فوری طور پر معطل کیا ہوتا تو محکمہ (پولیس) کو ایک واضح پیغام جاتا۔ انہوں نے کہا ''ہم کارروائی عمل میں لانے تک ایوان کی کارروائی کو نہیں چلنے دیں گے''۔ اس پر ویری نے کہا کہ ایس ایچ او کو معطل کیا گیا ہے۔ مسٹر ویری نے کہا ''ہم نے معاملے کی انکوائری مکمل ہونے تک ایس ایچ او ہیرانگر کو معطل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہے''۔ (بشکریہ تفصیلات)

اسرائیل اور بھارت کی موجودہ سرگرم دوستی اسلام اور مسلم دشمنی پر استوار: آغا سید حسن

جموں/ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو کے دورہ بھارت اور حکومت ہند کی طرف سے موصوف کی مثالی مہمان نوازی کے خلاف کشمیر کے ضلع بڈگام میں انجمن شرعی شیعیان کے اہتمام سے نماز جمعہ کے بعد تنظیم کے سربراہ اور سینئر حریت رہنما حجۃ الاسلام والمسلمین آغا سید حسن الموسوی الصفوی کی قیادت میں احتجاجی جلوس برآمد ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مظاہرین بھارت اسرائیل دوستی اور اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو کی بھارت آمد کے خلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے مین چوک بڈگام میں جمع ہوئے جہاں اسرائیلی وزیر اعظم کے پتلے اور اسرائیلی پرچم نذر آتش کئے گئے۔ احتجاجی جلوس سے خطاب کرتے ہوئے آغا حسن نے ملت فلسطین پر اسرائیل کے انسانیت سوز مظالم اور دنیائے اسلام کے خلاف صیہونی مملکت کی گھناونی سازشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بھارت اسرائیل رشتوں میں موجودہ گرم جوشی کو افسوسناک قرار دیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نتن یاہو کے دورہ بھارت اور بھارت اسرائیل دوستی پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا آغا حسن نے کہا کہ بھارت کی کسی بھی غیر BJP سرکار نے صیہونی مملکت کے انسانیت کش جرائم کے پیش نظر اسرائیل کے ساتھ رشتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی تاہم جب سے مودی سرکار برسر اقتدار آئی تو اسرائیل کے ساتھ رشتوں میں ایک نئی جہت اور نکھار دیکھنے کو ملا ہے جس کی بنیادی وجہ صیہونی مملکت اور موجودہ برسر اقتدار فرقہ پرست جماعت کے اسلام اور مسلم دشمن عزائم میں یکسانیت کا عنصر ہے۔ آغا حسن نے کہا کہ مظلوم ملت فلسطین کے قاتل، مسلمانوں کے قبلہ اول کے غاصب اور ریاستی دہشتگردی کی بدترین علامت اسرائیلی وزیر اعظم کا عدم تشدد کے پیامبر مہاتما گاندھی کی سرزمین پر غیر معمولی استقبال اور بھارت اسرائیل رشتوں میں موجودہ جہت انسانیت دوستی کے حوالے سے ہندوستان کی قدیم روایات کے سراسر منافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت اسرائیل کے ساتھ رشتوں کو ایک نئی جہت دیکر ملت اسلامیہ کے جذبات کو بری طرح ٹھیس پہنچا رہی ہے۔

ہند اسرائیل تعلقات اسلام اور مسلمان دشمنی کا نتیجہ۔ پیروان ولایت

جموں/ پی وی ولایت جموں و کشمیر نے اسرائیلی وزیر اعظم نتن یاہو کو ہندوستان میں پھر پر استقبال کئے جانے پر شدید برہمی کا اظہار کیا ہے۔ پی وی کے سرپرست اعلی مولانا سید محمد شبیر قمی نے کہا کہ اسرائیلی وزیر اعظم کو ہندوستان بلانا دونوں ممالک کے اسلام اور مسلمان دشمنی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ نتن یاہو روئے زمین پر سب سے بڑے دہشتگرد ہیں جس کے ہاتھ معصوم فلسطینی بچوں اور دیگر بیسیوں ہزار بے گناہ فلسطینی عوام کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ مولانا قمی نے اس بات پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی حکمران مسلمانوں کے دشمن کی تنگ پاشی کے لئے اسرائیلی وزیر اعظم کو بھارت بلا کراتے بھرپور انداز سے استقبال کررہے ہیں۔ اسرائیل ایک غاصب صیہونی ریاست ہے اور عالم اسلام کسی بھی صورت میں اسے ملک تسلیم نہیں کریں گے۔ اسرائیل اور ہندوستان کے مابین بہتر تعلقات اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہندوستان مسلمانوں مخالف ممالک اور عناصر کی پشت پناہی کررہا ہے اور اسرائیلی منصوبوں کو کشمیر میں عملا کر کشمیریوں کی نسل کشی کر رہا ہے۔

ہندوستان میں نیتن یاہو کے دورے کے خلاف عوامی مظاہرے

نئی دہلی/ ہندوستان کے دارالحکومت دہلی سمیت کئی شہروں میں اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو کے دورے کے خلاف عوامی مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ذرائع کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم کے دورہ ہندوستان کے خلاف ہندوستان بھر میں عوامی مظاہرے منعقد ہوئے۔ مولانا جمال احمد صدیقی کا کہنا ہے کہ ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے اقوام متحدہ میں فلسطینیوں کی حمایت میں ووٹ دیا اور اب اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو دعوت دیکر ہندوستانی عوام خصوصا مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان ایک سیکولر اور امن پسند ملک ہے جبکہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو ظالم، جابر، غاصب اور دہشت گرد انسان ہے اور ایسے انسان کو ہمارے ملک کے عوام پسند نہیں کرتے ہیں۔ انھوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے مطالبہ کیا کہ وہ ہندوستانی عوام کے احساسات اور جذبات کا احترام کرتے ہوئے اسرائیلی وزیر اعظم کے دورہ ہند منسوخ کردیں ادھر مولانا کلب جواد نے بھی ہندوستانی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اسرائیلی وزیر اعظم کا دورہ ہند رد کرے۔

اسرائیل نام کے کسی ملک کو نہیں مانتے / خطے کے حوادث سے امریکی اہداف کی حقیقت نمایاں ہوجاتی ہے :حزب اللہ لبنان کے سربراہ سید حسن نصر اللہ

بیروت/ حزب اللہ لبنان کے سربراہ سید حسن نصر اللہ نے مرحوم حاج فائز محمود مغنیہ کے چہلم اور شہدائے قنیطرہ کی برسی کے موقع پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ خطے میں جاری حوادث سے امریکی اہداف کی حقیقت اور ماہیت کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ حزب اللہ لبنان کے سربراہ سید حسن نصر اللہ نے مرحوم حاج فائز محمود مغنیہ کے چہلم اور شہدائے قنیطرہ کی برسی کے موقع پر عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علاقہ میں جاری حوادث سے امریکی اہداف کی حقیقت اور ماہیت کا بخوبی پتہ چلتا ہے۔ حزب اللہ لبنان کے سربراہ نے اسلامی مزاحمت کے شہداء کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہم خطے میں امریکی منصوبوں کی ناکامی، علاقائی اقوام اور حکومتوں کی کامیابی کی جب بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے اس کامیابی میں سب سے پہلے اللہ تعالی کی مدد اور نصرت شامل ہے اور اس کے بعد اسلامی مزاحمت کے شہداء، جانبازوں اور اہلکاروں کی فداکاری، جاں نثاری اور قربانیاں شامل ہیں۔ انھوں نے کہا مرحوم حاج فائز مغنیہ کا پورا خاندان شہید پرور ہے اور شہداء کی بدولت آج خطے میں اسلامی مزاحمت کا سر بلند اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے منصوبے ناکام ہوگئے ہیں۔ سید حسن نصر اللہ نے امریکہ کی طرف سے حزب اللہ کے خلاف بے بنیاد گھٹیا اور جھوٹے الزامات کو رد کرتے ہوئے کہا کہ حزب اللہ کے منصوبوں میں منشیات کا کاروبار شامل نہیں ہے حزب اللہ ایک پاک و پاکیزہ اور مذہبی تنظیم ہے جس کے ایجنڈے میں ایسے منصوبے شامل نہیں ہیں۔ انھوں نے کہا کہ منشیات میں امریکہ، اس کے اتحادی اور ان کے زیر نظر دہشت گرد گروہ ملوث ہیں۔ انھوں نے کہا کہ تجارت ایک مباح چیز ہے لیکن حزب اللہ اس مباح اور جائز امر میں بھی شریک نہیں ہے۔ امریکہ کا ہدف صرف حزب اللہ کو بدنام کرنا ہے۔ حزب اللہ لبنان کے سربراہ نے کہا کہ مقبوضہ فلسطین کی سرحد پر 13 جگہوں پر تنازعہ جاری ہے اسرائیل لبنان کی سرحد پر دیوار تعمیر کرنا چاہتا ہے جبکہ لبنانی حکومت اور فوج نے اسرائیل کے اس اقدام کو اشتعال انگیز قرار دیا ہے اور اسرائیل کے ہر اقدام کا بھرپور جواب دینے کا اعلان کیا ہے لبنانی حکومت نے اپنے اعتراض کو یونیفل کو منتقل کیا ہے جبکہ یونیفل نے لبنان کے اعتراض کو اسرائیلی حکام تک پہنچا دیا ہے۔

سعودی عرب نے بڑی بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ یمن میں انسانی، اسلامی اور اخلاقی قوانین کا سر قلم کردیا ہے

ریاض/ سعودی عرب نے تین سال قبل یمن کے نہتے عربوں پر یہ سوچ کر بہیمانہ جنگ مسلط کی کہ اسے چند ہفتوں میں یمن کا کنٹرول حاصل ہوجائے گا لیکن یمن کے نہتے عربوں نے اپنی استقامت اور پائداری کے ساتھ سعودی عرب کے اس خواب کو چکنا چور کردیا جبکہ سعودی عرب نے اس عرصہ میں بڑی بے رحمی اور بے دردی کے ساتھ یمن میں انسانی، اسلامی اور اخلاقی قوانین کا سر قلم کیا ہے۔ سعودی عرب نے 25 مارچ 2015 کو اس اتحادی ممالک کے تعاون سے یمن کے نہتے عوام کے خلاف جارحیت اور بربریت کا آغاز کیا، سعودی عرب نے یمن کے مستعفی اور فراری صدر کو یمن کا دوبارہ صدر بنانے کے لئے یمن پر بے رحمی کے ساتھ جنگ مسلط کی اور سعودی عرب نے یمن کے 20 صوبوں پر جنگی طیاروں کے ذریعہ وحشیانہ بمباری کا آغاز کردیا۔ اگر چہ سعودی عرب کا دعوی ہے کہ اس نے یمن کی فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا ہے لیکن میدانی اور زمینی حقائق اس کے برخلاف ہیں کیونکہ سعودی عرب نے گذشتہ تین برسوں میں ہوائی بمباری کے ذریعہ یمن کی تاریخی مساجد، مدارس، آثار قدیمہ، اسپتالوں اور یمن کے بنیادی ڈھانچوں کو بالکل تباہ و برباد کردیا ہے۔ سعودی عرب سمیت دس ممالک نے ظلم یمن کا بری، بحری اور ہوائی محاصرہ کررکھا ہے جس کے نتیجے میں کئی ملین یمنی بھوک اور پیاس کا شکار ہیں۔ سعودی عرب نے اس بے نتیجہ جنگ میں 30 ہزار سے زائد یمنی شہریوں کو شہید اور زخمی کیا ہے۔ انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں نے بھی یمن پر سعودی عرب کے بہیمانہ جرائم پر شدید اعتراض کیا لیکن سعودی عرب کو امریکہ جیسے بڑے شیطان کی حمایت حاصل ہے اس لئے کوئی بھی حق بات سننے کے لئے تیار نہیں اور یمن کے نہتے اور مظلوم عربوں کے خلاف سعودی عرب کی بربریت اور جارحیت کا سلسلہ جاری ہے۔ انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم نے 30 اکتوبر سن 2015 میں اپنی رپورٹ میں واضح طور پر کہا کہ سعودی عرب یمن کے خلاف جنگ میں کلسٹر بموں سے استفادہ کررہا ہے جو جنگی جرائم کے زمرے میں آتے ہیں۔ یمن پر سعودی عرب کی مسلط کردہ جنگ کے سنگین جرائم پر عالمی برادری کی خاموشی کا سلسلہ جاری ہے جبکہ سعودی عرب عالمی انسانی و اخلاقی قوانین کی خلاف ورزی کا مرتکب بھی ہے۔

فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کا مقابلہ ایران کی دینی، مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری: قاسم سلیمانی

تہران/ اسلامی جمہوریہ ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی القدس بریگیڈ کے سربراہ جنرل قاسم سلیمانی نے کہا ہے کہ فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کا مقابلہ ایران کی دینی، مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری کا حصہ ہے۔ اسلامی جمہوریہ ایران کی سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی القدس بریگیڈ کے سربراہ جنرل قاسم سلیمانی نے کہا ہے کہ فلسطین کی حمایت اور اسرائیل کا مقابلہ ایران کی دینی، مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری کا حصہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں اندرونی مشکلات پر قابو پانے کے لئے تلاش و کوشش، فداکاری اور مجاہدت کی ضرورت ہے۔ جنرل سلیمانی نے کہا کہ اگر کسی نے میری تعریف کرتے ہوئے مجھے مالک اشتر سے تعبیر کیا اور اس بات پر مجھے یقین ہوگیا تو میں گر جاؤں گا اور ساقط ہوجاؤں گا لیکن اگر میں نے اس تعریف پر کوئی توجہ نہ دی اور خود کو ان عظیم ہستیوں کے سامنے حقیر سمجھا تو اللہ تعالی مجھے بزرگی عطا فرمائے گا۔ انھوں نے کہا کہ اگر عوام کی بھرپور خدمت کی جائے تو پھر ہمارے خلاف دنیا کی تمام سازشیں ناکام ہوجائیں گی کیونکہ اس وقت ہمارے پاس 80 ملین سرباز موجود ہوں گے۔

شیخ الازہر مفتی احمد الطیب:
عربوں نے اسرائیل کے خلاف خود شکست رقم کی

قاہرہ/ مصری یونیورسٹی "جامعۃ الازہر" کے سربراہ مفتی احمد الطیب نے عرب ممالک کی زبوں حالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عربوں نے اسرائیل کے خلاف جنگ میں اپنی شکست خود رقم کی۔ مصر میں جامعۃ الازہر کے سربراہ مفتی احمد الطیب نے عرب ممالک کی زبوں حالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عربوں نیا سرائیل کے خلاف جنگ میں اپنی شکست خود رقم کی۔ الازہر کے سربراہ احمد الطیب نے بیت المقدس کی مدد کے سلسلے میں عالمی کانفرنس کے افتتاح کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں ہماری کمزوری، ذلت اور رسوائی کا کوئی شرعی عذر نہیں ہے ہمارے پاس وسیع پیمانے پر مادی اور انسانی وسائل موجود ہیں اگر ہم چاہیں تو ان تمام وسائل سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ خطے میں اسرائیل کو پولیس کا کردار ادا کرنے کے لئے بھرپور امداد فراہم کررہا ہے۔ شیخ الازہر نے کہا کہ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول ہے اور ہمیں اسرائیل کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنی روش کو تبدیل کرنا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اسلام امن پسند دین ہے لیکن اس کا ذلت و خواری اور ظلم و ستم کے سامنے تسلیم ہونے سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے درمیان ایسا دشمن موجود ہے جو صرف طاقت کی زبان بولتا اور سمجھتا ہے ایسے دشمن سے امن و صلح کی بات کرنا ہمارے لئے ننگ و آر کا باعث ہے۔

حماس رہنما خالد مشعل:
فلسطینی قوم بہر صورت آزادی سے ہمکنار ہو کر رہے گی

غزہ/ صہیونی جارحیت کے مقابلے میں سرگرم فلسطینی تحریک مزاحمت حماس کے سابق سربراہ نے کہا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت فلسطینیوں کو آزادی کے حق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی شعبے کے سابق سربراہ خالد مشعل نے کہا کہ ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت فلسطینیوں کو آزادی کے حق سے محروم نہیں رکھ سکتی۔ فلسطینی قوم بہر صورت اپنی آزادی کی منزل سے ہم کنار ہوگی اور کبھی بھی اسرائیلی جارحیت کے آگے نہیں جھکے گی۔ قطر کے دارالحکومت دوحہ میں ایک تقریب سے خطاب میں خالد مشعل نے کہا کہ فلسطینی قوم کے بہادری کے کارنامے اب بھی جاری ہیں۔ قابض صہیونی دشمن کی جانب سے فلسطینیوں کے کشت و خون اور تباہی و بربادی کے مکروہ حربوں کے باوجود فلسطینی اپنے وطن کی آزادی اور وطن واپسی کا حق لے کر رہیں گے۔ حماس کے رہنما نے تین روز قبل غرب اردن کے شہر جنین میں اسرائیلی فوج کی دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کرنے والے فلسطینی احمد نصر جرار کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ احمد نصر جرار فلسطینی قوم کا ہیرو ہے جس نے اپنی جان قوم کے مستقبل اور اس کی آزادی پر قربان کی ہے۔

Ismail Haniyeh, a Hamas leader, in a letter to Imam Khamanei:

Palestinians hail Islamic Iran's unflinching support for Al-Quds

I have deep faith in your Excellency's great role in leading the Islamic Republic and its faithful commanders to counter the project to terminate the issue of Palestine. Without a doubt, under the noble guidance of the Leader of the Islamic Revolution, Iran has had and will have great superiority in strengthening those struggling in the path of God and planting the roots of resistance and combat in Palestine."

In a letter to Leader of the Islamic Revolution Ayatollah Seyyed Ali Khamenei, Ismail Haniyeh, the chief of the political bureau of the Palestinian Islamic Resistance Movement (Hamas), pointed to the various aspects of the hegemonic powers' major plot against al-Quds and the Palestinian nation aimed at eliminating Gaza as the fort of resistance and termination of the campaign against the occupying regime of Israel and normalizing the regime's relations with the region's vassal rulers. Haniyeh hailed the support of the Iranian nation and the guidelines of the Leader of the Islamic Revolution for the resistance movement, stressing, "With God's permission and the launch of a vigorous popular Intifada in the West Bank and al-Quds, we will thwart the plot of the tyrant of the current era (US President Donald Trump) and rulers of hypocrisy in capitals near and far to eliminate the issue of Palestine."

In the letter, Haniyeh offered the greetings of the Hamas movement's commanders and fighters and all of the Palestinian people to the Leader of the Islamic Revolution and the Iranian nation and described Iranians as noble people living in a stable, strong and anti-hegemony country, adding, "All steadfast Palestinian people praise the unwavering and valuable stances of the Islamic Republic on the issue of Palestine and Quds and its support for the popular Palestinian resistance through various kinds of aid.

The letter pointed to the great and dangerous schemes that are being hatched against the Muslim community, particularly holy al-Quds, with the aim of destroying the pillars of resistance and further read, "Although such plots were clear to us from the past, this truth has, in recent months and days, become more apparent with the Riyadh conference and Trump's remarks which described Iran, Hezbollah and Hamas as his mobilized enemies and underlined his Zionist viewpoint on the issue of Quds as the capital of the Jews."

Continuing, Haniyeh pointed to some of the sufferings of the Palestinian people and the blockade and all-out pharmaceutical, medical and economic embargoes against the residents of Gaza with the aim of creating a humanitarian crisis and undermining the most important fort of resistance. He further said, "The US and some failed rulers seek to put an end to the issue of Palestine and resistance against the occupying regime, so that leaders who are cravint the satisfaction of the US and Israel can normalize and reveal their relations with the Zionist regime and on the other hand, through directing the enmities toward Iran and provoking Shia and Sunni prejudices, confuse the compass of the Muslim community."

In the letter, the head of Hamas' political bureau, described the US declaration of Quds as the capital of the Zionist regime as a step toward removing the obstacles in the path of regional rulers for the Arab-Israeli alliance and disarmament of the resistance. Addressing the Leader of the Islamic Revolution, he said, "I have deep faith in your Excellency's great role in leading the Islamic Republic and its faithful commanders to counter the project to terminate the issue of Palestine and [I have faith] in your remarks telling the nation to rise and steer clear of the precipice which the rulers of conspiracy and hypocrisy are pushing [the people] toward."

Further on in the letter, the Hamas political leader thanked Iran for standing by Palestine in difficult times and for fulfilling the Islamic responsibility of supporting the resistance. It reads, "Without a doubt, under the noble guidance of the Leader of the Islamic Revolution, Iran has had and will have great superiority in strengthening those struggling in the path of God and planting the roots of resistance and combat in Palestine."

Haniyeh said the path to foil the current plots against Palestine and the issue of Quds is a vigorous popular Intifada in the West Bank and Quds, adding, "We will support this decision through the presence of our people at home and abroad, so that the decision of the tyrant of the day, namely Trump, concerning the great plot that has been hatched in capitals near and far to terminate the issue of Palestine, particularly its religious symbol, i.e. Quds, is thwarted and with God's permission, we will never allow this plot to materialize."

After 28 years hope of Kashmiri Pandit return

Srinagar: On 19 January, 1990, there was a black day for Kashmiri Pandit community as they remember it as a day of Exodus. And after that the Kashmiri Pandits became refugees in different parts of country.

The hope of Kashmiri Pandit community back to their motherland is still high. One can call it big tragedy without doubt.

Kusum Kaul, a Media professional and entrepreneur living In Western state of Gujarat and Prominent face of Pandit community states -" Humans survive on hope, so are Kashmiri Pandits. I feel some day we will return to the valley, provided support from Pakistan state stops completely, in terms of finance, brainwashing young Kashmiri Muslims and luring them in the garb of religion . Local Kashmiri Muslims have to built bridges for pundits and vice versa from pundit community also . Indian govt has to change its approach towards Kashmir and involve local intellect in the peace process. The action has to be taken at all levels, then only I see return of Kashmiri Pandits to the valley , who have been wandering homeless since 28 years."

A prominent Kashmiri youth, Muzamil Maqbool, Consultant World Bank Bangladesh states -"First of all, On behalf of myself and my community, I apologize for what so ever happened. The incident was shameful and even can't be described. We all share same culture, ethnicity, backgrounds and diversity of thousands of years. In Kashmir, We coexist. We are one. There should not be any Kp or Km. We should be known to the entire world as Kashmiris. I am sure it would add essence to the brotherhood in Kashmir if they will return back. We can't change the unfortunate past, Whatever happened back in 90's, I feel sorry for that and I even can't fit in the shoes of those who suffered and politics divided us further. The gap is huge and I totally understand but I must say, Let us begin the new journey together of love, Peace, Happiness and Coexistence. Let's be one again. Let's erase our bitter past and write our new future together."

Meanwhile on the 28th anniversary of Kashmiri Pandith communities migration from Kashmir Hurriyat (M) Chairman Mirwaiz Umar Farooq once again appealed to them to return to their roots , their homeland Kashmir. Mirwaiz said people of Kashmir will welcome them with warmth and open arms.(KNB)

Ability, Time and Hope: Key to Success...

By Arshid Hussain

Budgam

Until and unless we get a fall, we may never come to know the real value of uprising and we should remember that life is just the matter of waiting for the right moment to act and everything comes to us at a fixed and particular time so we shouldn't be disappointed with ourselves because the secret of life though is to falls even times and get up eight times and when we want and wish something with letter and spirit all the universe conspires in helping us to achieve it.

It may seem very recalcitrant and fractious for an ordinary person to be true to himself and find his true courage and ability so that he could achieve and attain what he wishes and what his internal urge is for. Some main postulates of a person to be successful is he has to choose an aim first , has to believe that be can achieve his goal, has to work hard with selfless devotion, perseverance and enthusiasm, Only then a person can succeed in his life. In the beginning when a person comes to face and confront various challenges that he is destined to face in the way of his goal and finds that he can achieve the very desired thing, The flow of positivity begins to run through his entire body, his confidence rises to the brim but suddenly when he comes to face a few recalcitrant and obstinate things he holds himself back without just giving it a try and at the time some unwise and self-disenchanted people give up and they feel, After coming across those guys who already underwent the same recalcitrant and tough challenges but couldn't just succeed and couldn't achieve what they always wished and worked hard for. So, those unwise and self-disenchanted people also begin to wonder that they do not deserve their aim either. This kind of feeling and thinking shrouds their positivity and they get sinked deep into the realms of negativity. Such thinking is the biggest flaw and fault of men of today's world who without undergoing through the task and exigent things fill their mind and heart with great negativity which doesn't let them even think or imagine that what may lie beyond the obstinate challenges, it wraps their mind and imagination with a curtain filled with darkness and makes them reel under that darkness from which they think, can never have an escape and it turns out to be a big stigma on their face and after that no one even tries to pep them up because those who are thwarted by themselves can never be endorsed and jazzed up by others motivation or incentive. Some persons also begin to disparage, lambast and put the hopeless people to shame at that time. It is up to that broken and disappointed person that whether he takes it as a statement of uprising or a statement of even more disappointment, the one who shows his wisdom and prudence always takes it as a statement of uprising and without any dawdling and faltering eliminates and eradicates the negativity dwelling in his heart and all the way runs into those tough things with the best ever confidence he ever had and even succeeds to just excel and pass through those daunting things. But we should remember it is the negativity that makes us rise because beautiful scenes of our life are created from negatives so whenever we reel under negativity, we should be reassured that a beautiful scene of our life is being prepared and until and unless we have the discernment and taste of negativity, we should never dream the dreams of positivity to be attained. Also we should never look at those guys who failed after confronting and challenging those intricate and arduous tasks but should rather look at those who confronted those strenuous errands and tasks all the way and even succeeded .This becomes a sentiment of hope, a sentiment of inspiration which may fill our heart with great enthusiasm and propensity so that we can rise after every fall we get, The fall which was always trying to seduce us to rise, we definitely have to have a fall, Until and unless we get a fall, we may never come to know the real value of uprising and we should remember that life is just the matter of waiting for the right moment to act and everything comes to us at a fixed and particular time so we shouldn't be disappointed with ourselves because the secret of life though is to falls even times and get up eight times and when we want and wish something with letter and spirit all the universe conspires in helping us to achieve it.

Writer hails from Budgam Kashmir is studying in Babul ilem public hr. sec. school Budgam Kashmir (J&K)

"Make J&K;bridge of friendship"

JK CM Mehbooba Mufti to India, Pakistan

Jammu:Chief Minister Mehbooba Mufti today appealed to India and Pakistan to make Jammu and Kashmir a "bridge of friendship" between them and not let it become a battleground. "Our borders are witnessing, god forbid, a bloodbath. Our Prime Minister (Narendra Modi) often talks of development but at the same time something opposite is happening in our state. Our schools are shut and children are trapped inside their homes," the chief minister said. "I appeal to our prime minister and our neighbour Pakistan to make J&K a bridge of friendship between the two countries and not let it become a battleground," Mehbooba said. She was speaking at the passing out parade of new police constables at Subsidiary Training Centre at Sheeri, 65 kilometre from here, in Baramulla district of north Kashmir.

The PDP chief said it was the people of J&K who were getting killed in firing on both sides of the border."It is our misfortune that our state has become a basis of a conflict between our country India and Pakistan. For the last few days, our borders are witnessing firing in which several of our people have been killed," she said. "It is obvious that the situation will be same on the other side (of the border)," Mehbooba said.

The chief minister said the Jammu and Kashmir Police have the most difficult job in the country as they face many challenges. "Your challenge is not just to maintain law and order or uphold the rule of law, but you have to face your own people, small children sometimes (while maintaining law and order) and that time you will have to exercise restraint," she said.

At least 10 people were killed and 50 others injured in a firing from across the border that started on Thursday.The firing also forced thousands of people to flee their homes and take shelter in rehabilitation camps or with their relatives.Mehbooba said another challenge for the police was bring back youngsters who were taking up arms. Referring to the killing of a minor girl in Kathua district's Hiranagar area, Mehbooba asked the police to give special attention to the crimes against women. "I request you (police) to take care of everything while discharging your duties. Drug addiction is a big problem here, atrocities are being done on women. Recently, a small girl was assaulted in Kathua," she said. "We had to suspend the SHO there because, perhaps there was some negligence. We have constituted a team to enquire the issue," she added.

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT

Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:04 | Pages:08 | 22nd January 2017 to 28th January 2018 | Rs.5/-

Lala Sahib...Man With a Mission (1924-2014)

Majeed ul Islam Bhat

My father late Khawaja Abdul Rehman Bhat alais Lala sahib was north Kashmir's known multi dimensional personality who devoted his life in distribution of religious and other books, reading and writing tools. Money was no concern for him, his aim was spreading of education, moral as well as professional. On 16 January 2014 Lala sahib went for heavenly abode, he breathed last at 5.30 Am at SKIMS Soura. Two years had passed but the thoughts and teachings of Lala Sahib are torchbearer for us. Every time we pray and place flowers on his grave, we realise how fragrant he made our lives.

Lala Sahib was the only son of late Khawaja Abdul Aziz Bhat Sopori. Aziz Bhat Sopori was a known saint of his times and was known as Aziz Bhat and Tul Bab Saab as he used to pray in a trunk of Mulberry tree (Tul Kul in Kashmiri) at Handwara near todays court complex. In early ninetees Aziz Bhat Sopori had migrated from mohllah Baba Yousaf Sopore to Handwara. His mission was to spread education and had started a book shop namely Quran Manzil at Handwara. It was the only shop in Thesil Handwara (in that era Sopore , Kupwara and Bandipora were part of Thesil Handwara). Aziz Bhat Sopori was on forefront against self styled Mullas. During nintees he was a columnist for nowadays Pakistan based newspapers which includes daily Zamindar. His works got destroyed in a devastating fire incident of 1990 at Handwara. Mohmmad-u-din Foauq in his book Tareikh Aqwam Kashmir has mentioned about the contribution of the his family,Bhat family Sopore. To eradicate the illiteracy and ignorance from the area, Aziz Bhat Sopori married in Handwara and got settled there.When Lala sahib was 13 years old Aziz Bhat Sopori passed away. Lala sahib carried forward the legacy of his father and left no stone unturned to distribute the reading and writing material in every nook and corner of north Kashmir. He had a dedication towards his mission and even on festive occasions and religious gatherings, Lala sahib used to distribute books. In early Sixtees Lala Sahib established the firm under the name and stlyle Abdul Rehman Abdul Rashid Tajran Kutub Handwara and imported journals, newspapers from outside state to facilitate the people with latest tools of information. Though Lal Sahib got formal education upto second primary only,he has god given qualities and could easily read name of books and recite Holy Quran. Lal sahib got inherited sainthood and was famous in the area under the name Lala Sahib, Rehman Darvesh and Rehman Khoj. Lala Sahib was aware about the importance of education, he played a pivotal role in spreading education in the area and even distributed reading and writing material free among needy. Many of them are famous politicians and some retired from highest government offices. Lala sahib was a freedom lover and was jailed at Udhampur during Quit Kashmir Moment. Lal Sahib had special affection for children , he used to distribute sweets among children of the area every day. Lala Sahib always stressed upon moral and simple life and was a sufi poet also. Lala Sahibs favourite stanza was "Lai Kar Chi Furkans, Bayet Kar Allah Rehmans.....Wandha Zu Tas Nabi Jani Janans, aein yem dali asi furkanich (Be loyal to Holy Quran, Pray only Allah..I will sacrifice myself for Rasool SAW who provided us the gift of Holy Quran)"

Under the leadership of Lala Sahib his Sons Akash Amin Bhat, Raja Mohidin Bhat and Majeed.I.Bhat established KPS publications group which includes daily Tameel Irshad, Daily Kashmir Age, Daily Kahwat and Kashtel directory. During the launching ceremony of first daily Kashmiri language newspaper Kahwat on 12-07-2011, Lala sahib said "my mission is to serve people in the feild of education and information". According to well wishers of Lala Sahib , twice in a month he used to draw light on the subject "Qabar Ki Pehli Raat (first night in grave) and persuaded his well wishers to make preparations for world hereafter. Lala sahib was always seen with pen and dairy and sura yaseen book. Being impressed by the life and achievements of Lala Sahib, a Japanese Journalist Sagaraki Takeshi wrote about Lala sahib in his book on Kashmir Imbroglio.

Death keeps no calendar on 8th January 2014 Lala Sahib fell seriously ill and was admitted in SKIMS soura Srinagar. Lal Sahib on death bed told his well wishers,"not be afraid of winter or snow, my decision of final journey has been taken, I have to leave, my final rest place is being prepared, there is no snow and there will be no snow". This prediction of Lala sahib was proved as after his death on 16 January 2014 there was no snow for 5 days.A free spirited person like Lala Sahib may not be around us in person but his spirit will live on forever in our hearts.(KNB)

(The writer is Commercial Taxation Officer Baramulla Kashmir)

READ AND RECOMMNED WILAYAT TIMES

Thanks for being with us to serve humanity. Stay Connected

ولایت ٹائمز

www.wilayattimes.com

"From dankness to light"

IDHRA LIBRARY IMAM ZAMAAN (A. S.) LABERTAL BUDGAM KASHMIR

"To be carried out in accordance with the Islamic Shariah

Objectives:(1)Help people (especially youths of our community) to carry out Islamic activities in pursuance of Islam as a complete way of life. (2)Provide funeral, burial and cemetery facilities to Muslims.(3)Propagate and promote Islam and to publish Islamic books, literature and to maintain a library for these purposes.(4)Carry out religious and charitable acts including helping the needy families.(5)Strengthen fraternal bonds and brotherly relations among Muslims.(6)Initiates and devise effective programs and projects for the promotion of Islamic da'awa and dissemination of Islamic knowledge both among Muslims and non-Muslims.

"Your cooperation and judgement is our pleasure". We proudly and loudly invite all the youths to taste this excellent opportunity and get all types of Islamic books (specially Faqa jaffri) to read free without any cost. For registration details your may visit us at Idhraimamzamanlibrary@gmail.com Or Feel free to call at 7298203436/ 8825099960